سوال

(461)پیر کا یہ طریقہ جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں شمالی افریقہ سے تعلق رکھتا ہوں اوریہاں مملکت سعودی عرب میں کام کرتا ہوں ٗآپ سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل مسئلہ میں میری رہنمائی فرمائیں ۔ میں عصوف کا قائل ہوں اور میرے پیر صاحب نے مجھے فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا ہے ۔ لیکن ان کی جماعت میں ان کا ذکر ایسے حلقے موجود ہیں جو عشاء کی نماز کے بعد ذکر شروع کرتے ہیں ۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ پہلے اسم اعظم ''اللہ'' کا ذکر شروع کرتے ہیں اس لفظ کی ادائیگی کھینچ کر اور تعظیم کے ساتھ کرتے ہیں ۔ پھر کچھ دوسرے اذکار پڑھتے ہیں ۔ پھر کھڑے ہو کر ایک آواز سے اللہ اللہ کہنا شروع کردیتے ہیں ۔ حتیٰ کہ (اللہ) کا لفظ تو تحلیل ہوجاتا ہے اور صرف ''آہ ۔ آہ'' کی آواز آنے لگتی ہے ۔ جہاں وہ ذکر کرتے ہیں وہ جگہ میرے راستے میں واقع ہے اور بعض دوسرے ساتھیوں کی طرح میں بھی اس سے بہت متاثر ہوں ۔ گزارش یہ ہے کہ آپ یہ فرمائیں کہ کیا ذکر کا یہ طریقہ صحیح ہے اور میں بلاتردد اس میں شریک ہوتا ہوں یا اسے چھوڑ دوں ؟ لوگ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ قرآن وسنت میں موجود نہیں ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے جس پیر صاحب کے بارے میں بیان کیا ہے ٗان سے یہ وظیفہ نہ لیں ٗاللہ تعالیٰ کا ذکر اس انداز سے کرنا جائز نہیں ٗکیونکہ یہ دین میں ایجاد کی ہوئی ایک بدعت ہے ۔ آپ پانچوں نمازوں کے بعد اور دیگر اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ان دعاؤں اور ان الفاظ سے کریں جو نبی اکرم a سے ثابت ہیں اور جس طرح کتب احادیث میں موجود ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۲۱ ... الأحزاب

''یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی ذات) میں بہترین (عمدہ) نمونہ ہے ٗ(یعنی) ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے (یعنی یہ امید رکھتا ہے کہ ایک دن آئے گا جب اللہ تعالیٰ اسے نیک اعمال کا ثواب دیں گے ۔)''

اس قسم کی صحیح احادیث آپ کو شیخ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسیؒ کی کتاب ''عمدۃ الحدیث'' اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے دادا مجد الدین عبدالسلام کی کتاب ''منتقی الأخبار'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب ''بلوغ المرام'' اور دیگر کتابوں میں مل سکتی ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ